اور زبان کے بارے میں آپ کی معلومات بھی بہت وسیع درجہ رکھتی ہیں۔ ریاست لوہارو سے پانسو روپیہ ماہوار وظیفہ تھا[1]۔ یکم ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳۴۳ھ میں انتقال ہوا اور اپنے والد محترم نواب ضیاء الدین احمد خاں کے قریب مہرولی میں مدفون ہوئے

دہلی گلی قاسم جان میں احاطہ کالے صاحب کے قریب جو نواب احمد سعید خاں کی مسجد کہلاتی ہے یہ دراصل ان کے پردادا عارف جان کے بڑے بھائی نواب قاسم جان نے ۱۱۹۳ھ میں بنوائی تھی[2]

نواب شہاب الدین احمد خاں ثاقب | نواب ضیاء الدین احمد خاں مرحوم کے بڑے صاحبزادے تھے چھوٹی سی عمر میں اپنے ذاتی علم و فضل اور خوش اخلاقی کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کر لی تھی اور آنریری مجسٹریٹی کے عہدے پر بھی فائز تھے۔ مرزا غالب انھیں بہت عزیز رکھتے تھے علمی استعداد بہت معقول تھی عین عالم شباب میں بعمر ۲۹ سال ۲ محرم الحرام ۱۲۸۶ھ یوم دوشنبہ مطابق ۹ اپریل ۱۸۶۹ء میں اپنے والد محترم کے سامنے ہی انتقال کیا اور وصیت کے مطابق درگاہ قدم شریف میں نواب شمس الدین احمد خاں کے پہلو میں دفن ہوئے[3] اس وقت استاد مرحوم حضرت سائل کی عمر ۵ سال کی تھی۔ اس لئے دادا کی نگرانی میں تعلیم و تربیت ہوئی نواب مرزا شہاب الدین احمد خاں بہادر کی شادی سکندر جہاں بیگم کے ساتھ ہوئی تھی۔ مرزا غالب نے اس موقع پر سہرا کہا جس کے دو شعر غیر مطبوعہ کلام میں پائے جاتے ہیں:۔

ہم نشیں تارے ہیں اور چاند شہاب الدیں خاں — بزم شادی ہے فلک کاہکشاں ہے سہرا
ان کو لڑیاں نہ کہو بحر کی موجیں سمجھو — ہے تو کشتی میں دلے بحر رواں ہے سہرا

---

[1] واقعات دارالحکومت دہلی حصہ دوم صفحہ ۲۰۱ [2] ایضاً صفحہ ۲۳۳ [3] خمخانہ جاوید

سکندر جہاں بیگم یعنی سائل صاحب کی والدہ نواب شمس الدین احمد خاں کی نواسی اور نواب سعادت علی خاں کی صاحبزادی اور نواب قاسم علی خاں رئیس جادرہ کی بہن تھیں بعد میں یہ ریاست پاٹودی کے دیوان تھے۔ نواب صاحب کی دو بہنیں تھیں ایک سکندر جہاں اور دوسری اکبری بیگم۔ سکندر جہاں نواب شہاب الدین احمد خاں ثاقب کو اور اکبری بیگم نواب مختار حسین خاں والی پٹودی (المتوفی ۱۸۷۸ء) کو منسوب تھیں۔

اکبری بیگم کی بیٹی گوہر سلطان زمانی بیگم عرف ممو بیگم (یعنی سائل صاحب کی خالہ زاد بہن) تھیں جو سائل صاحب کو منسوب ہوئیں اور اکبری بیگم کے صاحبزادے یعنی نواب ممتاز حسین خاں بن نواب مختار حسین خاں کو نواب قاسم علی خاں کی صاحبزادی سردار جہاں بیگم منسوب ہوئیں یہ سائل صاحب کی ماموں زاد بہن ہیں۔

نواب عباس علی خاں اور سردار جہاں بیگم یہ دو اولادیں نواب قاسم علی خاں کی مجھے معلوم ہیں نواب عباس علی خاں جن کی جائداد عباس منزل کے نام سے اردو بازار میں تھی ان کے فرزند کاظم علی خاں آجکل امریکہ میں ہیں۔

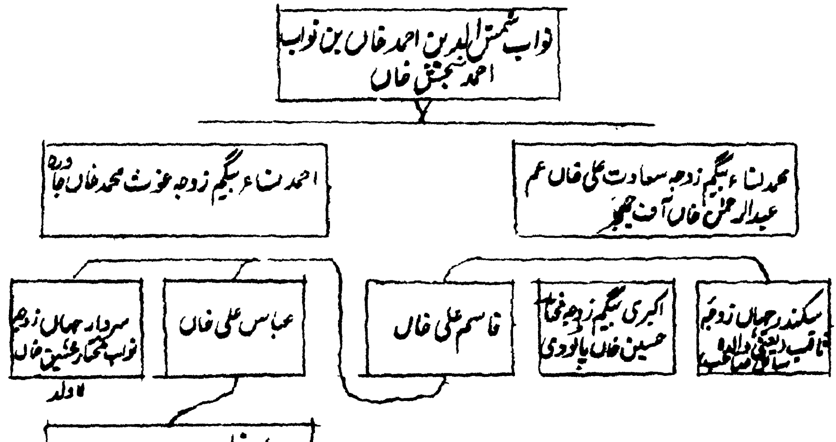

شب معراج

(از حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب)

"یہ تقریر ۲۷ر رجب المرجب کی ستائیسویں شب کو ۱۰ بج کر ۵ منٹ پر آل انڈیا ریڈیو سے نشر کی گئی تھی۔ جو آل انڈیا ریڈیو کے شکریہ کے ساتھ شریکِ اشاعت کی جا رہی ہے"

"برہان"

مادی دنیا میں رونما ہونے والے واقعات اسباب و علل کے پابند ہوتے ہیں لیکن دنیائے روحانیات میں جو کچھ ہوتا ہے دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا فلسفی اُس کے اسباب و علل کو متعین کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا شب معراج کا واقعہ بھی ان ہی روحانی واقعات میں سے ایک ہے۔ معراج لفظ عروج سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں رفعت اور بلندی۔

چونکہ اسی رات میں پیغمبر اسلام کو وہ بزرگی اور سربلندی حاصل ہوئی تھی جس کی نظیر روحانیات کی تاریخ میں بھی نہیں ملتی اور جس کی بدولت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی رات میں کعبۃ اللہ سے چل کر مسجد اقصیٰ اور وہاں سے روانہ ہو کر 'ملاءِ اعلیٰ' کی سیر فرمائی تھی، اس لئے یہ رات شب معراج کہلاتی ہے اور قرآنِ عزیز نے اسی واقعہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی عظمت و جلالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔!

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (خداوند قدوس کی) وہ (ذات) پاک ہے جو

لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ
مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
(بنی اسرائیل پ ۱۵)

شب کے وقت اپنے بندہ کو مسجد حرام
سے مسجد اقصیٰ کی جانب لے گیا جس کے
ماحول (اردگرد و پیش) کو ہم نے بابرکت بنایا
ہے، تاکہ ہم اس (بندے) کو اپنی کچھ نشانیاں
دکھائیں بیشک وہ (ذات خداوندی) سمیع و
بصیر ہے۔

اسی مبارک رات میں سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات علوی کے وہ مشاہدے فرمائے جن کا تذکرہ بخاری اور مسلم جیسی حدیث کی مستند کتابوں میں تفصیل کیسا تھ موجود ہے۔

یہ عظیم المرتبت رات مذہب اور روحانیت کے نقطۂ نظر سے اس لئے بھی یکتا اور بے نظیر سمجھی جاتی ہے کہ اسی شب میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ترین پیغمبر "حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کو نہ صرف وہ قربِ روحانی اور شرفِ ہمکلامی ہی عطا فرمایا جس کو قرآن کریم نے اپنے مخصوص انداز کے ساتھ آیت "فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى" میں بیان کیا ہے بلکہ اسی شبِ معراج میں اپنے اس جلیل القدر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے امتِ مسلمہ کو وہ راستہ بھی دکھایا جسے اختیار کرنے کے بعد عبد اور معبود کے درمیان حقیقی ربط و تعلق پیدا ہو سکتا ہے، اور سرگوشی اور بات چیت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔

مختصر یہ کہ یہی وہ مبارک رات ہے جس میں پانچ وقت کی وہ نماز فرض ہوئی ہے جس کو اگر حقیقی روح کیساتھ ادا کیا جائے تو وہ نہ صرف روحانی سکون اور اطمینان

خاطر پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے بلکہ انسان کو برائیوں اور بے حیائیوں سے بھی روکتی ہے
إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ نماز فحش اور بیہودہ باتوں سے روکتی ہے
یہی نماز اللہ اور بندے کے درمیان براہ راست وہ ربط اور تعلق پیدا کرتی ہے جس کو حدیث صحیح میں الصلوٰۃ معراج المومنین کے الفاظ میں ظاہر فرمایا گیا ہے یعنی نماز مومنین کی معراج ہے

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے شب معراج اُن یادگار دنوں سے نہیں ہے جن کو مادی تاریخ نے اپنے اوراق میں محفوظ کر کے مستقبل کے حوالہ کیا ہے اس کے برعکس اس رات میں روح کی پاکیزگی اور عالم روحانیت کی ناقابل پیمائش بلندیوں تک جسد روح انسانی کی پرواز کا ایک ایسا نظر مظاہرہ پیش آیا تھا جس نے تشکیل حیات، اخوت انسانی اور مساوات اسلامی کے وہ درخشاں نقوش بطور یادگار چھوڑے جن کی شہادت ختم المرسلین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک ایک گوشہ سے ملتی ہے اور اگر انسان آج بھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھے تو اسلامی تعلیمات آج بھی دنیا کے امن و اطمینان کی ضامن بن سکتی ہیں ۔ کاش ! دنیاء انسانیت اس روشن و درخشاں ، اور تابناک حقیقت کو چشم بصیرت سے مطالعہ کرے ، اور محبت اخوت ، مساوات و عدل گستری کا سبق لے ۔

قرآن حکیم کی سورۃ والنجم اور سورۃ بنی اسرائیل رہتی دنیا تک اس شب نور کی برکتوں کو پیش کرتی اور ان پر شہادت دیتی رہیں گی بشرطیکہ دیکھنے اور سننے والا گوش حق نیوش اور چشم حقیقت بیں رکھتا ہو ۔

غرضیکہ تاریخ انسانیت میں شب معراج ایسی یادگار شب ہے جس میں حق و

صداقت کے پیغام کو مکہ کی وادیوں سے لے کر مدینہ منورہ کی فضاؤں تک پہنچا دیا گیا تھا یا بالفاظ دیگر وہ ہجرت جیسے پاک اور مقدس کردار وعمل کے لئے ایک تمہید اور مقدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہجرت سے قبل مکہ کی زندگی مسلمانوں کے لئے مصائب وآلام کے باعث شب تار کی حیثیت رکھتی تھی شب معراج اسی شب تار کے لئے نور کا تڑکا بن گئی۔ اور ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں دس سالہ دعوت حق اور پیغام صداقت نے دوستوں اور دشمنوں سے عقیدت واعتراف کے جو تحفے حاصل کئے یہ سب کچھ اسی شب نور کا کرشمہ تھا۔ جس کے بعد دنیا نے تاریکی سے روشنی کی طرف قدم اُٹھایا۔ نفرت کی جگہ محبت نے لی نسلی وخاندانی تفوق وبرتری کی حدیں ٹوٹ گئیں اور اُن کی جگہ ہمہ گیر انسانی محبت اور بھائی چارہ نے حاصل کر لی، ظلم واستبداد کے پرچم سرنگوں ہو گئے اور دادرسی وانصاف کا نشان بلند ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا خاندانی عصبیت، نسلی پستی وبلندی اور سفید وسیاہ کے امتیازات سے یکسر منہ موڑ کر اخوۃ ومساوات کی قدرتی اور فطری منزل کی جانب گامزن نظر آنے لگی۔

حتیٰ کہ تاریخ مذاہب وروحانیات کا یہ حیرت زا واقعہ جب اسباب وعلل کے تلاش کرنے والے مادہ پرستوں اور فلسفیوں کے سامنے اچنبھا بن کر آیا تو اُن کو بھی یہ اعتراف کئے بغیر چارہ نہ رہا کہ یہ سب کچھ مادی اور دنیاوی وسائل سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کی پشت پر کوئی ایسی روحانی طاقت موجود نہ ہو جس کو خواہ آنکھ نہ دیکھ سکے اور کان اس کی آواز نہ سن سکیں، لیکن واقعات اور مشاہدات انسان کو اس قوت کے وجود کا اقرار واعتراف کرنے پر مجبور کر دیں۔